عیدالفطر کے مسائل

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

مولانا حافظ محمد اسماعیل روپڑی رحمہ اللہ

صدقہ فطر:

صدقہ فطر غلہ کے حساب سے نقد دینا بھی جائز ہے آج کل عام نرخ کے حساب سے **50** روپے فی کس ہے۔صدقۃ الفطر نماز عید سے پہلے ادا کرنا ضروری ہے۔

صدقہ فطر کن لوگوں کا حق ہے:

صدقہ فطر زکوۃ ہے اس کا حکم وہی ہے جو دوسری فرضی زکوۃ کا ہے۔لہذا یہ ان غرباء اور مساکین کا حق ہے جو نیک ہوں ۔مدارس دینیہ کے طلباء بھی صدقہ فطر کے حقدار ہیں۔صدقہ فطر مسجد کی کسی ضرورت میں لگانا یا ائمہ مساجد کو امامت کی اجرت میں دینا منع ہے عام زکوۃ اور صدقہ فطر وغیرہ کی ادائیگی میں عموماً لوگ بے احتیاطی کرتے ہیں اللہ تعالی ہر کام میں نیک توفیق بخشے۔آمین

عید کے دن روزہ:

آنحضرت ﷺ نے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔(مشکوۃ شریف)

عید کے دن کھانا:

عیدالفطر کے دن کچھ کھا کر نماز کے لئے جانا اور عیدالاضحیٰ سے پیشتر کچھ نہ کھانا مسنون طریقہ ہے۔(ترمذی شریف)

مسجد میں نماز عید پڑھنا خلافت سنت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ،صحرا اور میدان میں نماز عید پڑھنا آنحضرت ﷺ کی سنت ہے۔(مجمع الزوائد ج ا ص ۲۲۳)

شرعی عذر : حضرت ابوہریرۃؓ فرماتے ہیں ،ایک مرتبہ بارش کی وجہ سے آنحضرت ﷺ نے نماز عید مسجد میں پڑھائی۔(مشکوۃ شریف)

مقام غور ہے کہ مسجد نبوی میں ایک نماز ایک ہزار نماز سے بڑھ کر ثواب رکھتی ہے پھر بھی آنحضرت ﷺ اس کو چھوڑ کر عید کی نماز باہر پڑھتے تھے۔معلوم ہوا کہ نماز عید میدان اور صحرا میں پڑھنی چاہیئے بلا عذر مسجد میں نماز عید پڑھنا خلاف سنت ہے۔مگر افسوس ہے کہ آج کل اس کا عام رواج ہو چکا ہے۔

شاہ جیلانی رحمہ اللہ کا فرمان:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے، والا ولی ان تقام فی الصحرا وتکرہ فی الجامع الالعذر۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی لاہور ص ۵۴۹)

''عید جنگل میں پڑھنی چاہیئے مسجد میں بلا عذر عید پڑھنی مکروہ ہے''

مستورات کی عیدگاہ میں حاضری:

ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہمیں دربار نبوی ﷺ سے حکم ہوا کہ ہم حائضہ اور پردہ نشین مستورات کو بھی عیدین میں اپنے ہمراہ نکالیں تاکہ وہ مسلمانوں کی دعا اور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جماعت میں شامل ہوجائیں لیکن حائضہ خواتین نماز کی جگہ سے علیحدہ رہیں ایک خاتون نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ بعض اوقات کسی کے پاس چادر نہیں ہوتی ،فرمایا اس کی سہیلی اپنی چادر میں اسے چھپا کر لے جائے۔(مشکوۃ شریف)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں،

آنحضرت ﷺ اپنی بیٹیوں اور ازواج مطہرات کو عیدین میں لے جایا کرتے تھے۔(ابن ماجہ)

عیدگاہ کو پیدل آنا جانا:

عیدگاہ کو پیدل جانا اور پیدل ہی واپس آنا اور راستہ تبدیل کرنا سنت ہے۔ (ترمذی ، مشکوۃ)

نماز عید کا خطبہ:

نماز عید کے خطبہ سے پہلے صرف دو رکعت ہے اس میں نہ اذان ہے نہ اقامت (تکبیر)

تکبیرات عیدین:

آنحضرت ﷺ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں قراءت سے پہلے کہتے تھے۔ (ترمذی)

قراءت نماز عیدین:

آنحضرت ﷺ پہلی رکعت میں سورۂ اعلی (سبح اسم ربک الاعلی) اور دوسری رکعت میں سورۂ غاشیہ (ھل اتاک حدیث الغاشیہ) (مسند احمد) اور کبھی اسی ترتیب سے سورۂ ق ٓ اور سورۂ قمر (اقتربت الساعۃ) پڑھتے۔(ترمذی، ابوداود، ابن ماجہ)

شاہ جیلانیؒ اور نماز عید:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ مسائل عید بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں، وھی رکعتان یکبر فی الاولی بعد عاء الاستفتاح وقبل التعوذ سبع تکبیرات وفی الثانیة خمس تکبیرات قبل القراء ۃ یرفع یدیه مع کل تکبیرۃ .(غنیۃ مطبع صدیقی لاہور ص۵۵۰)

''نماز عید دو رکعت ہے پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں قراءت سے پہلے کہے اور تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھائے''

عید کی جماعت:

خدانخواستہ کوئی شخص عید کی جماعت میں شامل نہیں ہوسکا وہ اسی میدان میں خود مسنون طریقہ سے دو رکعت نماز ادا کرے۔(بخاری)

مبارک بار کا طریقہ:

نماز عید کے بعد مسلمان آپس میں ملاقات کریں تو ایک دوسرے کو عید کی مبارکباد ان الفاظ میں دیں، تقبل اللہ منا و منک (مجمع الزوائد ج۲ ص۱۰۶) اللہ تعالی ہم سب کی عید اور دیگر اعمال صالح قبول فرمائے۔(آمین)

شوال کے چھ روزے:

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ''جو شخص رمضان المبارک کے روزے رکھ کر عید کے چھ روزے ماہ شوال میں رکھے وہ ہمیشہ روزہ رکھنے کا ثواب پائے گا'' (مسلم، ترمذی، ابن ماجہ)

حدیث میں ھے، :من صام رمضان ثم اتبعه ستا من شوال کے الفاظ ہیں یعنی رمضان شریف کے روزوں کے بعد شوال کے چھ روزے اس کے پیچھے لگائے اس سے معلوم ہوا کہ عید کے بعد متصل روزے رکھے۔

☆......☆......☆

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com